رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل
قادیان — روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ — ششماہی — سہ ماہی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۷ محرم ۱۳۵۶ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۳۷ء | نمبر ۸۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۸-۱۰ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کے پاؤں کی تکلیف میں تخفیف ہے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب نائب ناظر تعلیم و تربیت لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

آج سیٹھی فضل حق صاحب جہلمی برادر سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب تاجر چوب قادیان کی سوڈا واٹر فیکٹری کا افتتاح ہوا۔ جس میں بہت سے اصحاب مدعو تھے۔ فیکٹری کی طرف سے سب کی سوڈا واٹر سے تواضع کی گئی۔ دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

آج بعد نماز مغرب حکیم فیروز الدین صاحب نے اپنی ساли مبارکہ بیگم کے رخصتانہ کی تقریب پر جس کا نکاح پچھلے دنوں گیانی واحد حسین صاحب سے ہوا تھا۔ چند احباب کو مدعو کیا۔ اور کھانے کے بعد دعا کی گئی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

"جب سے کہ انسان پیدا ہوا ہے۔ اس وقت تک کہ نابود ہو جائے۔ خدا کا قانون قدرت یہی ہے کہ وہ توحید کی ہمیشہ حمایت کرتا ہے۔ جتنے نبی اس نے بھیجے سب اسی لئے آئے تھے۔ کہ تا انسانوں اور دوسری مخلوقوں کی پرستش دور کر کے خدا کی پرستش دنیا میں قائم کریں۔ اور ان کی خدمت یہی تھی۔ کہ لا الٰہ الا اللہ کا مضمون زمین پر چمکے جیسا کہ وہ آسمان پر چمکتا ہے۔ سو ان سب میں سے بڑا وہ ہے جس نے اس مضمون کو بہت چمکایا جس نے پہلے باطل الہٰوں کی کمزوری ثابت کی۔ اور علم اور طاقت کے رو سے ان کا ہیچ ہونا ثابت کیا۔ اور جب سب کچھ ثابت کر چکا۔ تو پھر اس فتح نمایاں کی ہمیشہ کے لئے یادگار یہ چھوڑی کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اس نے صرف بے ثبوت دعوے کے طور پر لا الٰہ الا اللہ نہیں کہا۔ بلکہ اس نے پہلے ثبوت دیکر اور باطل کا بطلان دکھلا کر پھر لوگوں کو اس طرف توجہ دی۔ کہ دیکھو اس خدا کے سوا اور کوئی خدا نہیں جس نے تمہاری تمام قوتیں توڑ دیں۔ اور تمام شیخیاں نابود کر دیں۔ سو اس ثابت شدہ بات کو یاد دلانے کے لئے ہمیشہ کے لئے یہ مبارک کلمہ سکھلایا کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔"

بجٹ کو بہرحال پورا کرنے کی ذمہ واری

مجلس شاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ جو جماعتیں بجٹ کو بہرحال پورا کرنے کی ذمہ داری لینے کو تیار ہوں۔ ان کے نام اگلی مجلس شورےٰ میں سنائے جائیں۔ اس ارشاد کی تعمیل میں حسب ذیل جماعتوں کے نام مجلس شاورت منعقدہ مارچ ۱۹۳۷ء میں سنائے گئے (۱) آگرہ (۲) چک ۹۸ شمالی (۳) بنوں (۴) چندوسی (۵) شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ (۶) گھلن ضلع جالندہر (۷) عثمان آباد دکن (۸) برج ورکس راولپنڈی ڈویژن (۹) سندر گڑھ ضلع امرت سر (۱۰) سیالکوٹ چھاؤنی۔

ان ناموں کے سنائے جانے پر اسی مجلس میں حسب ذیل جماعتوں کے نمائندگان نے بذریعہ رقعہ مطلع کیا۔ کہ ان کی جماعت بھی بجٹ کو بہرحال پورا کرنے کا وعدہ کرتی ہے۔

(۱) فیروز پور چھاؤنی (۲) چک ۵۶۵/۲ محمود پور (۳) چندر کے منگولے (۴) جھنگ لاہور (۵) گنج لاہور (۶) کراچی (۷) ہیڈ سلیمانکی ضلع فیروز پور (۸) فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ (۹) ڈنگہ ضلع گجرات (۲۰) چک ۳۴۳ گ۔ب ضلع لائلپور (۲۱) سمرالہ ضلع لدھیانہ (۲۲) صدر شاہ پور (۲۳) بھملہ ڈاکخانہ جلو ضلع لاہور

فیروز پور چھاؤنی کا وعدہ مشروط ہے۔ اس کے متعلق خط و کتابت کی جارہی ہے اور باقی جماعتوں کے نمائندگان اور کارکنان سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی اپنی جماعتوں کو اپنے بجٹ کو بہرحال پورا کرنے کی ذمہ داری لینے کے لئے تیار کریں گے۔ اور جلد اطلاع دیں گے۔ ایسی تمام اطلاعات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کی جائیں گی۔

واضح ہو کہ اس قسم کی ذمہ داری لینے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ جو دوست اپنا چندہ باقاعدہ دیتے ہیں۔ ان کو ضرور دوسروں کے چندہ کا حصہ برداشت کرنا پڑے گا۔ بلکہ اس ذمہ داری کے اٹھانے کے نتیجہ میں جماعت کے ہر فرد کو فکر ہو جاتی ہے کہ ان کی جماعت کا چندہ مطابق بجٹ پورا ہو کر مرکز میں پہونچ جائے۔ اس لئے ہر دوست اس کوشش میں مصروف ہو جاتا ہے۔ کہ کسی دوست کے ذمہ بقایا نہ رہ جائے۔ اپنے خاص دوستوں میں خاص اثر سے کام لیتا ہے اور اس ذریعہ سے جماعت میں عام بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔

ناظر بیت المال

مقدمہ قبرستان کی سماعت

بٹالہ ۸ اپریل ۱۹۳۷ء۔ آج پھر اس مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ ملزموں کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ۔ جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر اور جناب شیخ ارشد علی صاحب پلیڈر موجود تھے۔ آج استغاثہ کی طرف سے [illegible]اری وکیل گورداسپور سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ماسٹر تاج الدین احراری [illegible]ی کی شہادت ہوئی۔ جس کے بعد ۱۵ اپریل ۱۹۳۷ء کی تاریخ بحث کے [illegible] کی گئی۔

درخواستہائے دعا

[illegible]ب لکھنؤ نے انٹرمیڈیٹ فائینل کا اور عبد الشکور صاحب بھٹی قادیان [illegible]نے بی۔ اے اور ایف اے کا امتحان دینا ہے۔ نیز مسٹر [illegible] کار اللہ لاہور نے بھی بعض امتحان دینے ہیں۔ احباب کامیابی کے [illegible]ریں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۸ اپریل ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

۱۷۶	کریم بخش صاحب	ضلع منٹگمری
۱۷۷	محمد یار صاحب	" ملتان
۱۷۸	احمد بخش صاحب	"
۱۷۹	فاطمہ بی بی صاحبہ	رائچور

آریہ پرتی ندھی سبھا کے نام کھلی چٹھی

۲۹ مارچ کو کراچی میں جماعت احمدیہ کا مناظرہ تناسخ کے موضوع پر آریہ سماج سے ہوا تھا۔ آریوں کی طرف سے پنڈت رام چندر جی اور جماعت احمدیہ کی طرف سے خاکسار مناظر تھا۔ اثناء مناظرہ میں پنڈت جی نے ہزاروں کے مجمع میں سوامی دیانند جی کے لیکچروں کے مجموعہ "اپدیش منجری" کے حوالہ جات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ جب ہم نے ان سے تحریر کا مطالبہ کیا۔ تو ان کی بجائے لالہ خوشحال چند جی خورسند ایڈیٹر اخبار ملاپ نے (جو اس وقت آریوں کی طرف سے صدر تھے) بصد مشکل مندرجہ ذیل تحریر لکھ دی۔

" اپدیش منجری پستک کیول (صرف) ایک نوٹ بک ہے۔ جو کسی نے سوامی دیانند جی کے ویاکھیان سن کر چھپوا دی۔ اس پستک کی ذمہ داری نہ سوامی جی پر ہے نہ آریہ سماج پر۔ اس لئے یہ آریہ سماج کے لئے پرمانک نہیں ہے"۔

خوشحال چند ملاپ لاہور $\frac{3}{37}$ ۲۹

ہم نے انہیں بتایا۔ کہ اپدیش منجری کا شائع کرنے والا معمولی آریہ نہیں بلکہ سوامی شردھانند جی ہیں۔ اور یہ مجموعہ محض ویدک مسائل کی توضیح کے لئے شائع کیا گیا ہے۔ اندریں صورت ان کا اس تمام مجموعہ کو غیر مستند قرار دینا ان کی صریح کمزوری ہے۔ ان کے اس انکار کا جو اثر پبلک پر ہوا۔ وہ تو حاضرین کو معلوم ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا آریہ پرتی ندھی سبھا سوامی دیانند جی کے ان لیکچروں کو جنہیں سوامی شردھانند جی نے شائع کیا ہے۔ ویدوں کے مطابق سمجھتی ہے یا مخالف۔ اگر یہ لیکچر ویدوں کے مطابق ہیں۔ تو انہیں غیر مستند قرار دینا کہاں تک مناسب ہے؟ اور اگر یہ ویدوں کے خلاف ہیں تو سوامی دیانند جی نے ایسے لیکچر دئیے کیوں۔؟ اور سوامی شردھانند جی نے انہیں کیوں شائع کیا؟

ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا اس بارے میں اپنی پوزیشن کو واضح الفاظ میں بیان کر دے گی۔

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

50

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ محرم ۱۳۵۶ھ

کانگرس کا مسلمانوں کے متعلق افسوسناک رویّہ

جیسا کہ پنڈت جواہر لال صاحب کے ایک تازہ اعلان سے ظاہر ہے کانگرس نے یہ جدوجہد شروع کی ہے۔ کہ مسلمانوں کو اپنے حلقہ میں داخل کرے اور ان کو اپنے ساتھ ملا کر ایسی قوت حاصل کرے۔ جو انتظامات ملکی پر گہرا اثر ڈال سکے اس کے متعلق مسلمانوں کے تمام ذمہ وار حلقوں نے نہایت صفائی کے ساتھ اظہار خیالات کیا ہے۔ اور کانگرس کے ذمہ وار ارکان کو بتا دیا ہے۔ کہ مسلمان بھی ہندوستان کی آزادی اور ترقی کے دل و جان سے خواہاں ہیں۔ لیکن چونکہ وہ اقلیت میں ہیں۔ اور ہندوستان کی اکثریت کہ وُہی کانگرس کی رُوح رواں ہے۔ اس وقت تک مسلمانوں کے ساتھ نہایت ناموزوں اور ناپسندیدہ سلوک کرتی چلی آرہی ہے اس لئے جب تک مسلمانوں کو یہ اطمینان نہ دلایا جائے۔ کہ ہندوستان کی اکثریت ان کے مذہبی اور سیاسی حقوق میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرے گی۔ بلکہ انہیں پوری پوری آزادی حاصل رہیگی۔ اس وقت تک ممکن نہیں۔ کہ مسلمان بحیثیت مجموعی کانگرس کی طرف مائل ہوسکیں؛

اس وقت جبکہ کانگرس خود حکومت کے سامنے یہ مطالبہ رکھ چکی ہے۔ کہ وُہ ملکی نظم ونسق میں اسی صورت میں حصہ لے سکتی ہے۔ جبکہ صوبجات کے گورنر کانگرسی وزراء کی سرگرمیوں میں مداخلت نہ کریں۔ اور اس بارے میں اطمینان حاصل کئے بغیر وُہ حکومت سے تعاون کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ تو اس کے لئے مسلمانوں کا مطالبہ سمجھنا بالکل آسان ہے۔ جس طرح حکومت کی خواہش ہے کہ نئے آئین کو کامیاب بنانے کے لئے کانگرس کا تعاون حاصل کرے۔ اسی طرح کانگرس کی خواہش ہے۔ کہ اپنی طاقت اور اثر کو بڑھانے کے لئے مسلمانوں کا تعاون حاصل کرے۔ پھر جس طرح کانگرس ضروری سمجھتی ہے۔ کہ حکومت کا نمائندہ گورنر۔ کانگرسی وزراء کے حقوق اور اختیارات میں مداخلت نہ کرے۔ اور تعاون کے لئے ہاتھ بڑھانے سے قبل اس کے متعلق اطمینان حاصل کرلینا چاہتی ہے۔ اسی طرح جب مسلمان ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ہندو ان کے مذہبی۔ معاشرتی اور سیاسی حقوق میں کسی قسم کی مداخلت نہ کریں۔ بلکہ انہیں اس بارے میں موجودہ حالت سے بھی زیادہ آرام اور سہولت حاصل ہو۔ اور اس کے متعلق اطمینان دلانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ کانگرس اسے پُورا نہ کرے۔

لیکن اگر کانگرس اس کے لئے تیار نہیں۔ اور اس بارے میں سمجھوتہ کرنے اور اطمینان دلانے کی ضرورت نہیں سمجھتی۔ جیسا کہ پنڈت جواہر لال نے نیشنل کنونشن کے صدارتی ایڈریس کے اس فقرہ سے مترشح ہوتا ہے۔ کہ:۔

”گزشتہ کئی سالوں سے ہم عوام کو فراموش کئے ہُوئے فرقہ پرست ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان سمجھوتے۔ اور عہد نامے کرانے میں وقت ضائع کرتے آرہے ہیں“

تو پھر یہ بھی ممکن نہیں۔ کہ عام مسلمانوں کی امداد اور ہمدردی حاصل کرسکے۔ بے شک اس وقت عام مسلمانوں کی حالت بالفاظ پنڈت صاحب موصوف ”شتر بے مُہار کی سی“ ہے۔ اور وُہ بے کسی اور بے بسی میں پیچ وتاب کھا رہے ہیں“ لیکن باوجود اس کے وُہ یہ بھی خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ جو لوگ بحالات موجودہ اپنی اکثریت کی بناء پر آئے دن ان پر مشقِ ستم کرتے رہتے۔ ان کے مذہبی حقوق میں مداخلت سے باز نہیں آتے۔ اور ان کے مذہب کا خاتمہ کرنے کے خفیہ اور ظاہرہ منصُوبے کرتے رہتے ہیں۔ ان کے حوالے اپنے آپ کو کرکے وُہ قطعاً زندہ نہیں رہ سکتے؛

پس کانگرس اگر مسلمانوں کا تعاون حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اور اسکی خواہش ہے۔ کہ انہیں اپنے حلقہ میں داخل کرکے اپنی قوت میں اضافہ کرے۔ تو اس کی ایک ہی صورت ہے۔ اور وُہ یہ کہ نہ صرف مسلمانوں کو مذہبی امور میں کامل آزادی اور ملکی حقوق میں انصاف پسندی کے متعلق زبانی اطمینان دلائے بلکہ عملی طور پر بھی اس کا ثبوت پیش کرے مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ کانگرس اس بارے میں اب بھی اسی طرح لاپرواہی کا اظہار کر رہی ہے۔ جس طرح پہلے کرتی چلی آئی ہے۔ اور اس کے ثبوت میں تازہ واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً پانی پت میں ہندوؤں کی محض بے جا ضد اور ہٹ کی وجہ سے گولی چلی۔ اور کئی ایک مسلمانوں کی لاشیں خاک اور خون میں تڑپیں۔ مگر کانگرس پر اس جانکاہ حادثہ نے اتنا بھی اثر نہیں کیا۔ جتنا راہ چلتے انسان پر ایک کیڑے کے مسل جانے کا ہوتا ہے۔ پھر ہندو مہاسبھا نے حال ہی میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ متھرا میں مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے سے روکنے کے لئے کارروائی کی جائے۔ اور ستیہ گرہ شروع کیا جائے۔ متھرا میں آج کوئی نئی خصوصیت پیدا نہیں ہوئی۔ اور نہ مسلمان اب وہاں گائے ذبح کرنے لگے ہیں۔ پھر اس فتنہ کو اٹھانے کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں کی اکثریت بزور مسلمانوں کو ان کے ایک مذہبی حق سے محرُوم کر دینے کا تہیّہ کرکے کھڑی ہو رہی ہے۔ کیا کانگرس کو اس کی خبر نہیں۔ اگر ہے۔ تو پھر اس کی خاموشی کا کیا مطلب ہے؛

اس سلسلہ نامتناہی میں سے صرف ایک بات اور عرض کی جاتی ہے اور وُہ یہ کہ ہندوؤں کے ایک اخبار ”آریہ مسافر“ (۴ اپریل ۳۷ء) نے ”ہندو مسلم اتحاد“ کی صرف ایک ہی صورت پیش کی ہے۔ اور وُہ مسلمانوں کی شدھی ہے۔ یعنی جب تک مسلمان مسلمان کہلاتے ہیں۔ اس وقت تک ہندو اُن کے ساتھ اتحاد کرنے کے لئے تیار نہیں

جہاں ہر روز مسلمانوں کو اس قسم کی باتیں سُننی پڑیں۔ اور اس رنگ کا ان سے سلوک کیا جائے۔ وہاں کیونکر ممکن ہے۔ کہ وُہ کانگرس کی طرف رُخ کرنے کا خیال بھی دل میں لا سکتے ہوں؛

اس قسم کے معاملات کے متعلق کانگرس کو یا تو موثر کارروائی کرنی چاہیئے۔ یا پھر کہدینا چاہیئے۔ اور زبانِ حال سے تو کہہ ہی رہی ہے۔ کہ:۔

نہ میری سُنتے وُہ نہ میں ناصحوں کی
نہیں مانتا کوئی کہنا کسی کا

ان حالات میں اسے یہ بھی حق نہیں ہے۔ کہ وُہ مسلمانوں سے کسی قسم کی مدد کی توقع رکھے۔ کیونکہ کوئی باغیرت اور باحمیت مسلمان یہ سودا کرنے کے لئے قطعاً تیار نہ ہوگا۔ کہ ہندو تو ہندوستان سے ان کی ہستی کو مٹانے کے لئے مصروف رہیں۔ اور مسلمان کانگرس کو طاقت ور بنانے میں لگے رہیں؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید کی سابقہ الہامی کتب پر فضیلت اور اس کے نزول کی ضرورت

مذاہب عالم پر اسلام کے غلبہ و تفوق کا ثبوت

تورات۔ انجیل۔ وید۔ ژند واوستا اور ان بہت سے صحفِ انبیاء کی موجودگی میں جو بائیبل میں پائے جاتے ہیں طبعاً یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ جبکہ قرآن مجید کے نزول سے پیشتر یہ کتابیں دنیا میں موجود تھیں۔ اور اپنے اپنے حلقہ میں لوگوں کی ہدائت کا موجب بن رہی تھیں تو پھر قرآن مجید کے نزول کی کیا ضرورت تھی۔ اور اس نے کونسی ایسی زائد بات پیش کی ہے۔ جسے سابقہ الہامی کتب پیش کرنے سے قاصر تھیں۔ چونکہ یہ سوال اپنی اہمیت کے لحاظ سے قابل توجہ ہے۔ اس لئے اس پر کسی قدر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

۱۔ کل دنیا کے لئے ایک الہامی کتاب

ازمنہ ماضیہ میں خدا تعالےٰ ایسی الہامی کتابیں نازل کرتا رہا جو صرف خاص ممالک اور خاص ازمنہ کے لئے تھیں۔ ساری دنیا اور سب زمانوں کے لئے نہ تھیں۔ مگر گزشتہ اور موجودہ دور میں ایک عظیم الشان فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ پہلے دنیا کی حالت اس قسم کی تھی۔ کہ ایک ملک کے لوگ دوسرے ممالک کے لوگوں سے بالکل الگ تھلگ تھے۔ ان میں باہمی تعلقات اور آمدورفت کے ذرائع یا تو بالکل معدوم تھے۔ یا بہت محدود تھے۔ ہر ایک قوم اپنے اپنے دائرہ میں محدود تھی۔ اس لئے ایسے حالات کے ماتحت یہ ممکن نہ تھا۔ کہ اس زمانہ میں کل دنیا کے لئے ایک نبی مبعوث ہو۔ اور ایک ہی کتاب نازل ہو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مختلف ممالک میں مختلف نبی پیدا ہوئے۔ اور جو تعلیم وہ لائے۔ وہ ان کی قوم کے خاص حالات کے مطابق تھی۔ اور ان نبیوں نے انہی بدیوں کو دور کرنے کی کوشش کی۔ جو ان کی قوم میں پائی جاتی تھیں مثلاً جب حضرت موسےٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تو ان کی قوم فرعون کی غلامی میں رہنے کی وجہ سے نہائت بزدل ہو گئی تھی۔ اور عدل وانصاف کے قواعد سے بالکل بے بہرہ تھی۔ اسلئے حضرت موسےٰ علیہ السلام کی شریعت میں انصاف پر بہت زور دیا گیا۔ لیکن جب حضرت مسیح علیہ السلام کا وقت آیا۔ تو اس وقت ان میں انتقام کی خواہش حد سے زیادہ بڑھ گئی تھی۔ اس لئے آپ نے رحم اور درگذر پر زور دیا۔ غرض ہر ایک نبی کو چونکہ اپنی اپنی قوم کی اصلاح منظور تھی۔ اس لئے اس نے اس قوم کی حالت کو مدنظر رکھ کر تعلیم دی۔ مگر اس زمانہ میں جب ہمارے ہادیٔ کامل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے دنیا کے حالات سرعت سے بدل رہے تھے۔ اور وہ دیواریں جنہوں نے ایک ملک کے لوگوں کو دوسرے ممالک کے باشندوں سے علیحدہ کر رکھا تھا ٹوٹنی شروع ہو گئی تھیں۔ اور قوموں کی باہمی اجنبیت دور ہونے لگ گئی تھی۔ آپس میں ان کے تعلقات اور آمدورفت کے وسائل بڑھنے شروع ہو گئے تھے۔ اور وہ زمانہ بالکل قریب آگیا تھا۔ کہ کل دنیا ایک ملک کی طرح ہو جائے۔ اس وقت خدا تعالےٰ نے چاہا کہ اب کل دنیا کے لئے ایک ہی نبی مبعوث ہو۔ اور ایک ہی کتاب نازل ہو۔ تا جس طرح خدا ایک ہے اسی طرح کل دنیا کے لئے ایک ہی نبی ہو۔ اور نوع انسان کے لئے ایک ہی کتاب

ان حالات میں خدا تعالےٰ نے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کل دنیا کے لئے نبی بنا کر بھیجا۔ اور آپ کو ایک کامل کتاب عطا کی۔ جس میں نوع انسان کی تمام ضروریات کے لئے سامان جمع کیا گیا۔ اب کوئی روحانی بیماری ایسی نہیں جسکا علاج قرآن مجید میں نہ ہو۔ اور کوئی بدی نہیں جس کی اصلاح کا سامان قرآنِ پاک میں مہیا نہ کیا گیا ہو۔

علاوہ ازیں اس وقت دنیا کی جو حالت تھی۔ وہ بزبان حال ایک عظیم الشان اور جلیل القدر مصلح کو پکار رہی تھی۔ خود قرآن کریم اس وقت کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتا ہے۔ ظہر الفساد فی البر والبحر۔ پس ایسے وقت میں خدا تعالےٰ کی سنت مستمرہ کے مطابق ایک بہت بڑے نبی کی ضرورت تھی۔ جسے خدا نے عرب کی سرزمین میں جو اس وقت ہر ایک بدی کا مرکز تھی۔ مبعوث فرمایا اور اسے حکم دیا۔ کہ قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ یعنے کہہ دے۔ کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پھر جیسا کہ اس نبی نے کل دنیا کے لئے رسول ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اسی طرح اس کی کتاب نے یہ دعوےٰ کیا۔ کہ میں تمام گزشتہ دینوں کو جو اب بگڑ چکے ہیں منسوخ کرنے اور کل دنیا پر اپنی شریعت کا سکہ جمانے کے لئے آئی ہوں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ یعنے خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدائت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو پہلے تمام ادیان پر غالب کرے

اس آئت سے یہ نکتہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا کے تمام انبیاء سابقین میں سے ایک ہی نبی ہے جس نے کل دنیا کے لئے رسول ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اور دنیا کی تمام الہامی کتابوں میں سے قرآن مجید ہی ہے۔ جس نے کل دنیا کے لئے کامل شریعت لانے اور دوسرے دینوں کو منسوخ کرنے کا دعوےٰ کیا۔ اس کی وجہ صاف ظاہر ہے۔ اور وہ یہ کہ پہلے نبی اور پہلی الہامی کتابیں خاص قوموں اور خاص زمانوں کے لئے تھیں۔ اسی لئے انہوں نے دوسری قوموں کو مخاطب نہیں کیا۔ اور نہ ہی یہ دعوےٰ کیا۔ کہ ہم کل دنیا کے لئے نازل ہوئے ہیں۔ مگر چونکہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کل دنیا کے لئے نبی بن کر آئے۔ اس لئے انہیں حکم ہوا۔ کہ وہ کل دنیا کے لئے رسول ہونے کا دعوےٰ کریں۔ اور چونکہ قرآن کریم ایک ایسی شریعت تھی۔ جو کل زمانوں اور کل قوموں کے لئے تھی۔ اس لئے قرآن شریف نے یہ دعوےٰ کیا۔ کہ وہ پہلے ادیان کو منسوخ کرنے اور نئی شریعت کو قائم کرنے کے لئے آیا ہے۔ دیکھیں حضرت مسیح علیہ السلام نے دوسری قوموں کو مخاطب نہیں کیا۔ بلکہ جب دوسری قوموں میں سے کسی نے آپ سے برکت حاصل کرنی چاہی تو اس کو جھڑک دیا۔ اور کہا کہ میں صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے آیا ہوں۔ مجھے کسی دوسرے سے سروکار نہیں (متی ۱۵/۲۴) اور جب اس نے زیادہ اصرار کیا۔ تو کہا بچوں یعنے بنی اسرائیل کی روٹی کتوں یعنے غیر اقوام کے آگے کیونکر ڈالوں۔ ایسا ہی جب حضرت مسیح نے اپنے حواریوں کو ملک میں پھر کر وعظ کرنے کا حکم دیا۔ تو ان کو ہدائت دی۔ کہ صرف اسرائیل کی بھیڑوں سے سروکار رکھیں۔ غیر قوموں سے دور رہیں (متی ۱۰/۵)

مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین یعنے ہم نے تجھے تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اسلام کی اس وسعت کا عیسائیت کی تنگ ظرفی سے مقابلہ کرو۔ اور پھر سوچو۔ کہ کیا ایک ایسی کتاب کی ضرورت نہیں تھی۔ جو تمام قوموں۔ تمام زمانوں اور تمام نسلوں کے لئے قیامت تک کافی ہو؟ یقیناً ایسی کتاب کی ضرورت تھی۔ اور وہ کتاب قرآن مجید ہے۔

۲۔ مکمل ترین کتاب

قرآن کریم دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ اس نے بہت سے ایسے مسائل کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔ جو یا تو بالکل مفقود اور نامعلوم تھے۔ یا اگر معلوم تھے۔ تو پورے طور پر نہیں۔ نیز حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چھ سو سال قبل مبعوث ہوئے فرمایا تھا۔ کہ میں تم لوگوں کو تمام صداقتیں نہیں بتلا سکتا۔ کیونکہ اس کے لئے ابھی مناسب وقت نہیں آیا۔ لیکن وہ جو میرے بعد آئے گا۔ وہ تمہارے سامنے تمام صداقتیں آشکار کرے گا۔ (یوحنا ۱۶ ۱۲-۱۳)

قرآن کریم دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے مصداق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ جن کی خوشخبری اور بشارت حضرت مسیح علیہ السلام نے دی۔ اور جو دُنیا کو تمام صداقتیں سکھانے کے لئے مبعوث ہوئے۔ پھر قرآن شریف یہ بھی دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ اس نے دین کو مکمل کر دیا۔ اور تمام صداقتیں لوگوں پر ظاہر کر دیں۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (مائدہ) یعنی آج کے دن میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت کو اتمام تک پہونچا دیا۔

مثال کے طور پر ایسے مسائل کی ایک مثال مسئلہ قیامت ہے۔ جس کو تورات اور صحف گزشتہ نے بالکل مبہم رکھا تھا۔ مگر قرآن شریف نے اس کو وضاحت اور تصریح سے بیان کیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہود کا ایک گروہ قیامت کا بالکل منکر ہو گیا تھا اور وہ حیات بعد الممات کا قائل نہیں رہا تھا۔ چنانچہ جو اعتراضات انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام پر کئے۔ ان میں سے ایک مُردوں کے جی اُٹھنے کے متعلق بھی تھا۔ لیکن اس کا جو جواب حضرت مسیح علیہ السلام نے منکرانِ قیامت صدوقیوں کو دیا۔ وہ صاف بتا رہا ہے۔ کہ یہود کی کتب مقدسہ میں بہت ہی کم قیامت کا بیان کیا گیا تھا۔ چنانچہ قیامت کے ثبوت میں حضرت مسیح علیہ السلام نے جو آیت پیش کی۔ وہ یہ تھی۔ کہ

"میں ابراہیم کا خدا ہوں۔ اور میں اسحاق کا خدا ہوں۔ اور میں یعقوب کا خدا ہوں"۔

اور اس سے انہوں نے مرنے کے بعد کی زندگی کا نتیجہ نکالا۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح نے کہا۔ وہ مُردوں کا خدا نہیں بلکہ زندوں کا خدا ہے۔ اس واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو قیامت کے ثبوت میں بائیبل سے صرف یہی ایک آیت ملی۔ حالانکہ وہ کتب مقدسہ سے گہری واقفیت رکھتے تھے۔ لیکن یہ ایک آیت بھی قیامت کا کوئی یقینی ثبوت نہیں۔ کیونکہ الفاظ ابراہیم کا خدا۔ اسحاق کا خدا۔ اور یعقوب کا خدا۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کی حیات ثابت نہیں کرتے۔ بلکہ اس کے صرف یہ معنے بنتے ہیں۔ کہ میں وہ خدا ہوں۔ جس نے حضرت ابراہیم۔ حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کو مبعوث کیا۔ اور میں وہی خدا ہوں۔ جس کی یہ راستباز لوگ اس وقت عبادت کرتے تھے۔ جب وہ اس زمین پر زندہ تھے۔ بہرحال حضرت مسیح علیہ السلام کا صرف اس آیت کو قیامت کی دلیل گردانا صاف بتاتا ہے کہ کتب مقدسہ اس اہم موضوع سے خالی تھیں۔

غرض یہ اور اسی قسم کے اور بہت سے مسائل ایسے ہیں۔ جو پہلی کتب میں بیان نہ ہوئے۔ اور جن کی ضرورت اس بات کا تقاضا کرتی تھی۔ کہ کوئی اور کامل الہامی کتاب نازل ہو۔ جو تمام صداقتوں پر حاوی ہو۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے انہی امور کو مدنظر رکھ کر قرآن مجید نازل فرمایا۔ اور اُسے تمام خوبیوں کا مخزن بنا دیا۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"ابھی مجھے اور بہت سی باتیں تمہیں بتلانی ہیں۔ لیکن تم اب انہیں برداشت نہیں کر سکتے۔ البتہ جب وہ رُوح القدس آئے گا۔ تو وہ تمہیں تمام صداقت کی طرف راہ نمائی کرے گا۔ کیونکہ وہ اپنی طرف سے کوئی بات بیان نہیں کرے گا۔ لیکن جو کچھ سُنیگا۔ وہ سب کچھ بیان کرے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی باتیں بتلائے گا"۔ (یوحنا ۱۶ ۱۲-۱۳)

۴۔ ایک بے مثل مصفّٰے رُوحانی چشمہ

قرآن مجید کے نزول کی ایک اہم ضرورت یہ بھی تھی۔ کہ وہ دُنیا کی مختلف ہدایتوں۔ اور اچھی اور مفید باتوں کو یکجا کر دے۔ اور ایک مصفّٰے روحانی چشمہ تیار فرما دے۔ تا لوگوں کو ایک کامل اور بے عیب ہدایت نامہ ہمیشہ کے لئے میسر آ سکے۔ بے شک قرآن مجید کے نزول سے پیشتر بعض کتب سماویہ لوگوں کے پاس موجود تھیں۔ مگر وہ انسانی دست برد سے ایسی مشتبہ ہو چکی تھیں کہ ان میں حق و باطل کا امتیاز کرنا ناممکن تھا۔ اب بھی تورات واناجیل اور دیگر صحف انبیاء موجود ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص چاہے۔ کہ میں ان میں خالص خدا تعالےٰ کا کلام دیکھوں۔ تو یہ بالکل ناممکن ہے۔ کیونکہ لوگوں نے تصرف کیا۔ اور الہٰی کلام کو بگاڑ دیا۔ یہاں تک کہ حق و باطل میں تمیز اُٹھ گیا۔ پس اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے قرآن مجید کا نزول ہوا۔ اور اس نے عمدہ ترین باتیں اور خالص خدا کا کلام چھانٹ کر دُنیا کے سامنے رکھ دیا۔ اور فرمایا۔ کہ اب ہم اس کی حفاظت کریں گے۔ اور اسے کوئی بگاڑ نہ سکے گا۔

بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید نے جن امُور کو پیش کیا۔ وہ مختلف کتب میں پہلے سے موجود تھے۔ یہ اگرچہ بالکل غلط ہے۔ لیکن بالفرض اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ قرآنی صداقتیں مختلف بلاد اور مختلف کتب میں پہلے سے موجود تھیں تو بھی یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اگر خدا قرآن مجید نازل نہ کرتا۔ تو سخت مشکلات پیش آتیں۔ کیونکہ وہ تمام کتابیں محرف اور مبدل ہو چکی تھیں۔ اور پھر ایسی ایسی زبانوں میں تھیں۔ جن سے واقف ہونے کے لئے عمر نوح بھی کفایت نہ کرتی۔ اور پھر ان کی تفاسیر میں سے غلط کو صحیح سے الگ کرنا اور خدا کا کلام بندے کے تصرف سے ممتاز کرنا کیسا مشکل اور محال بلکہ ناممکن امر تھا۔

غرض خُدا نے جب دیکھا۔ کہ میری پہلی نازل کردہ کتب سے ہدایت کا نکالنا اور موتیوں کا ڈھونڈنا نہایت مشکل ہو رہا ہے۔ تو اُس نے تمام کتابوں کا ایک ایسا خوبصورت خلاصہ جس میں کوئی عیب نہ تھا۔ اور جس میں ہر خوبی موجود تھی۔ ہمارے لئے خود تیار فرما کر اتار دیا۔ اور یہ قرآنِ مجید کے نزول کی ایک اہم غرض تھی۔ جو اس کے نازل ہونے سے پوری ہوئی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہدایت کی کچھ باتیں تورات میں بھی تھیں۔ کچھ اناجیل میں بھی تھیں۔ اور کچھ ژند و اوستا اور دیگر صحفِ انبیاء میں بھی۔ لیکن یہ تمام کتابیں ایسی محرف ومبدل ہو چکی تھیں۔ کہ ہرگز انسانی عقل خدا کا کلام ان سے نہ نکال سکتی تھی۔ یہ صورتِ حالات دیکھ کر اللہ تعالےٰ نے نوع انسان پر رحم کیا۔ اور اس نے خود ایک کتاب نازل فرما کر لوگوں کے سامنے کامل ہدایت نامہ پیش کر دیا۔ اسی کی طرف قرآن مجید کی اس آیت میں اشارہ پایا جاتا ہے کہ تاللہ لقد ارسلنا الیٰ امم من قبلك فزین لھم الشیطان اعمالھم فھو ولیھم الیوم ولھم عذاب الیم۔ وما انزلنا علیك الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیه و ھدی و رحمة لقوم یومنون۔ اسی طرح قرآن مجید کی یہ آیت کہ یرید اللہ لیبین لکم و یھدیکم سنن الذین من قبلکم (نساء ع) اور رسول من اللہ یتلوا صحفا مطھرة فیھا کتب قیمة اسی امر کی طرف اشارہ کرتی ہیں جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۔ با دلائل صداقتوں کا مجموعہ

پھر وہ صداقتیں جو قرآن مجید سے پہلے دنیا کی مختلف الہامی کتب میں موجود تھیں۔ صرف دعوے ہی دعوے تھیں۔ ان کے دلائل ان میں موجود نہیں تھے۔ لیکن قرآن کریم صرف اعتقادات اور ایمانیات کو دعوے کے رنگ میں پیش نہیں کرتا۔ بلکہ ان کے دلائل بھی دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کتاب احکمت ایاتہ ثم فصلت من لدن حکیم خبیر (ھود) کہ قرآن کریم ایسی کتاب ہے۔ کہ اس کی آیات دلائل سے مضبوط کی گئی ہیں۔ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ یا ایھا الناس قد جاءکم برھان من ربکم و انزلنا الیکم نورا مبینا (نساء ع ۲۴) کہ اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے مضبوط دلیل آچکی ہے۔ اور ہم نے تمہاری طرف نور مبین نازل فرمادیا ہے:

پس قرآن کریم صرف بیانات پر بس نہیں کرتا۔ بلکہ انہیں دلائل کے ذریعہ مضبوط کرتا ہے۔ اور اگر صداقتوں کا یکجا ہونا اور ان کا مدلل ہونا عقلاء کے نزدیک کوئی ضروری امر ہے۔ تو کتب سابقہ کی موجودگی میں قرآن مجید کا نزول بھی ضروری تھا:

۵۔ فاسد عقائد کی اصلاح کرنے والی کتاب

قرآن مجید کا نزول اس لئے بھی ضروری تھا۔ کہ مختلف مذاہب خطرناک غلطیوں کا شکار ہو چکے تھے۔ اور انبیاءِ سابقین کے ناعاقبت اندیش پیرووں نے انبیاء علیہم السلام کی تعلیم میں بہت کچھ بگاڑ پیدا کر دیا تھا۔ مثلاً ہندوؤں نے اللہ تعالےٰ کو معاذ اللہ کبھی کچھ کبھی مچھ اور کبھی سور کی شکل میں ظاہر کیا۔ عیسائیوں نے اللہ تعالےٰ کے خاکسار بندے حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا اور خدا کا ازلی بیٹا یقین کیا۔ اور اپنی ساری خطاؤں کے بدلے حضرت مسیح کو ملعون بتایا۔ (گلتیوں ۳/۱۳) آریہ یہاں تک گرے کہ خدا تعالےٰ کی بے قدرت ذات کو اپنے اوپر قیاس کر کے کہہ دیا۔ کہ خدائے قادر مطلق سے بھی مادہ کے بغیر کسی چیز کا بننا محال ہے۔ اور اس فاسد خیال کے باعث کروڑوں کروڑ ذرات عالم کو غیر مخلوق اور کروڑوں کروڑ ارواح کو انادی کہہ بیٹھے۔ یہود نے یقین کر لیا۔ کہ ہم حضرت ابراہیم کے فرزند ہیں۔ اور اسی رشتہ کے باعث نجات پاجائیں گے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں بھی ان کے اس خیال کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ

غرض ایسے لوگوں کے لئے ضروری تھا۔ کہ ایسی کتاب آئے۔ جو انہیں ان خطرناک غلطیوں سے بچائے چنانچہ وہی کتاب قرآن مجید ہے۔ جس نے ان فاسد عقائد کا بڑے زور سے ابطال کیا۔ اور فرمایا ان ھٰذا القراٰن یقص علیٰ بنی اسرائیل اکثر الذی ھم فیہ یختلفون۔ اسی طرح کہا وما انزلنا علیک الکتٰب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ وھدًی ورحمۃً لقوم یؤمنون (نحل ع ۸) پھر ایک اور جگہ فرماتا ہے۔ انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ۔ (نساء ع ۱۶) یعنے یہ قرآن بنی اسرائیل کے اختلافی مسائل کا تصفیہ کرتا ہے۔ اور ہم نے اسے اسی لئے نازل کیا ہے تا وہ اختلاف دور ہوں۔ جو مختلف اقوام میں پیدا ہیں۔ اور اس کے ذریعہ انہیں ہدایت حاصل ہو:

۶۔ ظلمات سے نکالنے والی کتاب

قرآن کریم کے نزول کی ایک اور ضرورت اللہ تعالےٰ ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے۔ کہ کتاب انزلناہ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور۔ باذن ربھم الیٰ صراط العزیز الحمید (ابراہیم) کہ یہ کتاب ہم نے اس لئے نازل فرمائی ہے۔ کہ تا تو لوگوں کو ان کے رب کے حکم سے تاریکی سے نور کی طرف لے جائے۔ یعنے عزیز و حمید خدا کے راستے کی طرف۔ یہ آیت بتلا رہی ہے۔ کہ نزول قرآن سے پیشتر تمام دنیا بگڑ چکی تھی۔ اسی کا ظہر الفساد فی البر والبحر (الروم ع ۵) میں ذکر ہے۔ بحر کی تشریح میں کہا گیا ہے۔ کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے کتاب عطا ہوئی۔ اور بر سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالےٰ کی اس تعلیم کو فراموش کر دیا تھا۔ جو کبھی ان کے آباؤ اجداد کی طرف اتاری گئی۔ یہ دونوں جماعتیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت بالکل خراب ہو گئی تھیں اور ان میں روحانیت بالکل نہیں رہی تھی:

عیسائیوں کے متعلق خود میور لائف آف محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تمہید میں لکھتا ہے۔ کہ ساتویں صدی کی عیسائیت میں سخت بگاڑ اور فساد پیدا ہو گیا تھا۔ اور اس میں مذہبی خانہ جنگیاں اور تفرقہ پڑ گیا تھا۔ اور سچے اور خالص عیسائی مذہب کی جگہ طفلانہ توہمات نے لے لی تھی۔ اسی طرح اہل کتاب کے قرآن کریم نے یہ نقائص بیان کئے ہیں۔ کہ وہ کتاب اللہ میں تحریف کر دیتے۔ یعنے تنسیخ اور الحاق دونوں امور میں بڑی بے باکی سے حصہ لیتے۔ فرماتا ہے۔

ا۔ یا اھل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون من الکتاب ویعفوا عن کثیر۔ قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین (مائدہ ع ۳)

ب۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا بہ ولا تزال تطلع علیٰ خائنۃ منھم الا قلیلا منھم

ج۔ فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ

د۔ وان منھم لفریقا یلون السنتھم بالکتاب لتحسبوہ من الکتاب وما ھو من الکتاب ویقولون ھو من عند اللہ وما ھو من عند اللہ ویقولون علی اللہ الکذب وھم یعلمون (آل عمران ع ۸)

غرض دنیا میں آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل عالمگیر فساد برپا تھا۔ روحانی نظام درہم برہم ہو چکا تھا۔ اور ظلمت اپنے کمال کو پہونچ چکی تھی۔ ان حالات میں اللہ تعالےٰ نے اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا کے مطابق احیاء عالم کے لئے اپنے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نازل فرمایا۔ اور آپ کے ذریعہ وہ عظیم الشان شریعت نازل فرمائی۔ جو بنی نوع انسان کی تمام ضروریات پر حاوی ہے۔ جو نور۔ ہدایت اور شفا ہے اور جس کے ذریعہ ایک عالم آج فائدہ اٹھا رہا ہے:

یوم تحریک جدید
۹ مئی کو یاد رکھیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس سے پیشتر ارشاد فرمایا تھا۔ کہ آئندہ انشاء اللہ سال میں دو دن بطور یوم تحریک جدید مقرر کئے جایا کریں گے۔ جن میں تمام احمدی جماعتوں کے افراد کو اکٹھا کر کے تحریک جدید کے انیس مطالبات اچھی طرح انکے ذہن نشین کئے جائیں۔ چنانچہ اس دفعہ حضور نے ۹ مئی ۱۹۳۷ء کو یوم تحریک جدید مقرر فرمایا ہے لہٰذا دوستوں کو حضور کے ارشاد کی کماحقہ تعمیل کرنی چاہیئے۔ اور اپنے معلومات کے اضافہ کے لئے جن دوستوں کو انیس مطالبات کی تفصیل کی ضرورت ہو۔ وہ مطلع فرمائیں تاکہ ان کو "انیس مطالبات" ٹریکٹ ارسال کر دیا جائے۔ جس میں مناسب صورت میں ان مطالبات کی وضاحت کی گئی ہے۔ اور مختصراً انکو رسالہ اعمال صالحہ کے آخر میں بھی درج کر دیا گیا ہے جبکہ پہلی تحریک جدید کی تیاری کے لئے حضور نے جو جو خطبات فرمائے تھے انکو شائع کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ فی نسخہ ۲؍ قیمت سے دفتر تحریک جدید سے مل سکتا ہے: انچارج تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

52

کانگرس اور آئین نو کی ٹکّر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان میں یکم اپریل سے آئین نو کا نفاذ ہو چکا ہے۔ ملک کے ایک طبقہ نے اس کو چلانے اور اس سے حتی الامکان فائدہ اٹھانے کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لے لی ہے۔ لیکن ایک دوسری جماعت نے جو سیاسی نظم و اثر کے اعتبار سے کسی اور سیاسی جماعت سے کم نہیں۔ اس کو ناقابل عمل سمجھ کر مسترد کر دیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اب ہندوستان میں کہیں آئین نو کی گاڑی گھسیٹی جا رہی ہوگی۔ اور کہیں اس کے کل پرزے معطل اور بیکار پڑے ہونگے۔ کانگرس کو جو ہندوستان کے سیاسی احزاب میں ایک منظم جماعت ہے۔ ہندوستان کے چھ صوبوں کے میدان انتخابات میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ گو صوبہ بمبئی میں اس کی کامیابی اتنی واضح اور نمایاں نہیں علاوہ ازیں باقیماندہ پانچ صوبوں میں بھی کانگرس کو کچھ نہ کچھ قوت حاصل ہے اور بعض میں تو اس کی کیفیت یہ ہے کہ فرداً فرداً دوسری سیاسی پارٹیوں کے مقابلہ میں اس کی پوزیشن زیادہ مضبوط ہے۔ مثلاً صوبہ سرحد کی کل پچاس نشستوں میں سے انیس اس کے قبضہ میں ہیں۔ سندھ کی ساٹھ نشستوں میں سے اٹھارہ پر وہ قابض ہے۔ آسام میں ۱۰۸ کی اسمبلی میں اس کی تعداد ۳۵ اور بنگال کی اڑھائی سو کی اسمبلی میں ۵۵ ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ ان صوبجات میں بحیثیت پارٹی اس کی پوزیشن ایسی نہیں۔ کہ اسے نظر انداز کیا جا سکے۔ لیکن چونکہ ان میں غیر کانگرسی ارکان کی تعداد بحیثیت مجموعی زیادہ ہے۔ اس لئے ان میں وزارتوں کے خلاف عدم اتحاد کی تحریک پاس نہیں کرا سکتی۔ لیکن یو پی۔ مدراس سی۔ پی اڑیسہ بہار اور بمبئی میں وہ کسی اور پارٹی کی امداد حاصل کئے بغیر وزارتوں کے راستہ میں روڑے اٹکا سکتی ہے۔ ان صوبجات میں بھی گو وزارتیں مرتب ہوگئی ہیں۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ وہ مستقل اور پائیدار وزارتیں نہیں کہلا سکتیں۔ کیونکہ اکثریت کے اعتماد سے محروم ہیں۔ اور پارلیمنٹری نظام حکومت میں جو جدید آئین کی رو سے صوبجات میں نفاذ پذیر ہو رہا ہے۔ وزارتوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ انہیں اکثریت کا اعتماد حاصل ہو جس کے بغیر وہ ایک دن کے لئے بھی قائم نہیں رہ سکتیں جدید آئین کا منشاء بھی یہی ہے کہ صوبوں میں صحیح پارلیمنٹری حکومت قائم ہو۔ اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ کانگرسی اکثریت کے صوبوں میں غیر کانگرسی وزارتوں کا قیام نئے آئین کی روح کے منافی ہے۔ اور آئین کا تعطل اس کا لازمی نتیجہ۔

اخبار سٹیٹسمین نے بھی اپنی ایک تازہ اشاعت میں اسی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے

"یہ امر واضح ہے۔ کہ اگر اکثریت کی پارٹی ان چھ صوبوں میں عہدے قبول نہیں کرتی۔ تو وہاں آئین نو کامیابی کے ساتھ نفاذ پذیر نہیں ہوگا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ نظام حکومت کو چلایا نہیں جا سکیگا نہ ہی اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ آئین ناکارہ ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ضرور ہے۔ کہ یہ صوبجات صوبجاتی خود اختیاری سے محروم ہو جائیں گے اور آئین کا جو حقیقی منشا تھا۔ وہ فوت ہو جائے گا۔ اور وہ تمام امیدیں جو اس سے وابستہ تھیں۔ خاک میں مل جائیں گی"

آئین نو کا حقیقی منشا چونکہ یہ ہے۔ کہ اہل ہند صوبجاتی خود اختیاری سے صحیح معنوں میں فائدہ اٹھائیں۔ اس لئے ان میں گورنروں کو اختیارات خصوصی اس لئے نہیں دے گئے کہ وہ ان کے ذریعہ حقیقی صوبجاتی خود اختیاری کے راستہ میں رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں۔ بلکہ وہ اختیارات محض اضطراری کیفیت رکھتے ہیں اور انہیں صرف مخصوص حالات کے ماتحت ہی استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ ان کے استعمال کی کبھی نوبت ہی نہ آئے۔

آئین نو کی یہی وہ خصوصیت ہے۔ جس کے متعلق برطانی مدبرین اہل ہند کو بارہا اطمینان دلا چکے ہیں۔ اور کہا جا سکتا ہے۔ اگر گورنر وزارتوں کے اصلاحی اور تعمیری کاموں میں روکاٹیں ڈالیں گے۔ تو یقیناً آئین کی خلاف ورزی کے مرتکب ٹھہرینگے۔

ان حالات میں آئین کی اس کیفیت کو جو ہندوستان کے مختلف صوبوں میں عملی رنگ اختیار کرنے والی ہے پیش نظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ صوبجات پنجاب۔ سرحد۔ بنگال۔ سندھ اور آسام میں تو آئین کا منشا پورا ہونے کا پورا سامان موجود ہے۔ اور توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ یہ صوبجات عنقریب اپنے اپنے اصلاحی پروگرام پر عمل پیرا نظر آئیں گے۔ لیکن صوبجات یو۔ پی۔ سی۔ پی اڑیسہ۔ بہار بمبئی اور مدراس میں آئین کے معرض تعطل میں پڑنے کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ اور یہ صورت حالات جہاں کانگرس کے لئے ایک ایسا دروازہ کھول دے گی۔ جو لوگوں کو خطرناک راہوں پر لے جانے کا موجب ہو سکتی ہے۔ وہاں حکومت کے لئے بھی شدید مشکلات کا باعث بن جائے گی۔ اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ اس وقت چھ صوبوں میں تعطل کی جو کیفیت پیدا ہوگئی ہے۔ اس سے برطانوی حلقوں میں اضطراب اور مایوسی کے آثار پیدا کر دئے ہیں۔

اور بعض مدبرین نے اس کے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے گورنروں اور کانگرس دونوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ باہمی افہام تفہیم کے ذریعہ اس تعطل کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اس ضمن میں "سٹیٹسمین" نے بھی جو مشورہ دیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ

"اب جبکہ گورنر صوبائی لیڈروں سے مشورہ کر چکے ہیں۔ یہ امر قرین مصلحت ہے۔ کہ وائسرائے مسٹر گاندھی کو ملاقات کی دعوت دیں۔ تاکہ صحیح آئینی پوزیشن کے متعلق تبادلۂ خیالات کیا جا سکے۔ کیونکہ ابھی تعطل یا بحران پیدا نہیں ہوا۔ اور ابھی اس بات کے لئے وقت درکار ہے۔ کہ صوبائی حکومتیں اپنے پروگرام مرتب کرکے

دس منٹ میں ہسٹیریا کے دوروں کا علاج

"ڈالیو مکتا"

یہ دوا ملکی جڑی بوٹیوں سے بنائی گئی ہے۔ اور تیس سال سے خلق خدا اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ ہزار ہا مستورات نہایت کمزور صحت اور حسن کی حالت میں اس موذی مرض سے نجات حاصل کر چکی ہیں ہسٹیریا کے مرض کو بھوت پریت یا جنوں کا کام نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ دوسری بیماریوں کی طرح ہی ایک جسمانی بیماری ہے تمام تکالیف مثلاً یاوہ گوئی چیخنا چلانا زمین پر لیٹنا۔ گھبراہٹ دوران سر جسم کا ٹھنڈا ہونا متواتر غشی اور جنون چوبیس گھنٹوں میں دور ہو جاتی ہیں۔ بیہوشی غشی اور تشنج دس منٹ میں غائب ہو جاتا ہے اور مریض آرام اور طاقت محسوس کرنے لگتا ہے۔ دس روز کی دوائی قیمت ۶ اور تیس دن کی دوائی ۱۶ محصولڈاک علاوہ

سی ایل ناماوالا پیلس روڈ بڑودہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہیں مجلس آئین کے سامنے پیش کریں۔" پھر اس کے بعد سٹیٹسمین نے کانگریس کے زرعی اور معاشرتی اصلاح کے پروگرام مثلاً زمینوں کے مالیہ میں تخفیف مالگزاری کے نظام میں اصلاح۔ کسانوں اور کاشتکاروں کے بوجھ کی کمی۔ بے روزگاری اور بھوک کے انسداد۔ مقروضوں کی امداد۔ مزدوروں کی معاشرتی ترقی و اصلاح اچھوتوں اور دوسرے پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود۔ دیہاتی صنعتوں اور کھدی وغیرہ کی ترویج۔ سیاسی قیدیوں کی مشکلات کا ازالہ وغیرہ امور کو پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"یہ ہے کانگریس کا تمام زرعی اور معاشرتی پروگرام جسے وہ اپنی سرگرمیوں کا محور بنانا چاہتی ہے۔ ہمارے خیال میں آئین لو میں ہرگز کوئی ایسی بات نہیں۔ جو کانگریسی اکثریتوں کو اس پر عمل پیرا ہونے سے روکے۔ اس پروگرام کے ہر شق کے متعلق گورنروں کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر قسم کی جنبہ داری سے الگ رہیں۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ وہ ایسا کریں گے۔ یہ ایک نہایت واضح امر ہے۔ جسے ہر شبہ سے بالا سمجھنا چاہیئے۔"

سٹیٹسمین کے اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ آئین کی رو سے گورنروں کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں۔ کہ وہ وزارتوں کی اصلاحی سرگرمیوں میں جنہیں دوسرے الفاظ میں آئینی سرگرمیاں کہنا چاہئے۔ مداخلت کریں اور خود آئین کا منشا یہی ہے۔ کہ صوبوں کے لئے ترقی و اصلاح کا پورا پورا موقع بہم پہنچائے اور کانگریس نے وزارتیں قبول کرنیکی شرائط میں گورنروں سے یہی مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ کانگریس پارٹیوں کے لیڈروں کو اس امر کا اطمینان دلائیں۔ کہ وہ ان کی "آئینی سرگرمیوں" میں مداخلت نہیں کریں گے۔ اور ان کے مشوروں کو مسترد نہیں کریں گے۔ لیکن گورنروں نے اس قسم کا اطمینان دلانے سے انکار کر دیا ہے۔ ہمارے خیال میں جہاں کانگریس کا یہ مطالبہ زیادہ وزنی معلوم نہیں ہوتا۔ وہاں گورنروں کا رویہ بھی مصلحت وقت کے ماتحت نہیں قرار دیا جاتا۔ کانگریس کو لفظی اطمینان حاصل کرنے کی بجائے عملی رنگ میں تجربہ کرنا چاہیئے تھا۔ کہ کیا گورنر صحیح معنوں میں آئین کا منشا۔ پورا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یا نہیں۔ اگر گورنر بے جا طور پر اپنے اختیارات خصوصی استعمال کرتے۔ اور کانگریس علیحدگی اختیار کر لیتی تو یقیناً اس وقت اس کی پوزیشن موجودہ پوزیشن کی نسبت زیادہ مضبوط ہوتی اس کے برعکس جب گورنر نیک نیتی سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ وزارتوں کی آئینی اور تعمیری سرگرمیوں میں مخل نہیں ہوں گے تو انہیں کانگریس کو مطلوبہ اطمینان دلانے میں کیا حرج ہوتا تھا۔ ہمارے خیال میں اختلاف کی خلیج اتنی وسیع نہیں تھی۔ جتنی ہوتی جا رہی ہے۔ ضرورت ہے کہ افہام و تفہیم کے ذریعہ اب بھی اصلاح کی طرف قدم اٹھایا جائے۔ کیونکہ اہل ہند کا اسی میں فائدہ ہے۔

ایوان عام میں ہندوستان کے موجودہ حالات کا ذکر

لنڈن ۶ اپریل۔ نائب وزیر ہند نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ گورنروں نے کانگرسی راہ نماؤں کیساتھ گفت و شنید کی لیکن ان کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ اس لئے قدرتی طور پر انہیں وزارتوں کے قیام کیلئے دوسری پارٹیوں کیطرف رجوع کرنا پڑا۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی کہا کہ اگر کانگرسی راہ نما وائسرائے سے گفتگو کرنے کی درخواست کریں۔ تو وہ ضرور اس پر غور کریں گے۔

ایک ممبر نے کہا۔ وائسرائے ہند کو وزیر ہند اطلاع دیں۔ کہ اگر آئینی تعطل سے بچنے کے لئے کانگرسیوں کے ساتھ مشاورت کی جائے۔ تو میں اسے بنظر استحسان دیکھوں گا۔ مسٹر بٹلر نے جواب دیا کہ لارڈ زیٹلینڈ اس سلسلہ میں ایک بیان پنجشنبہ کو دیں گے۔

پنجاب اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب

جیسا کہ توقع تھی آنریبل چوہدری سر شہاب الدین بھاری اکثریت سے پنجاب کی پہلی اسمبلی کے سپیکر منتخب ہو گئے سر شہاب الدین کو ۱۱۸ ووٹ اور ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو کو ۵۷ ووٹ ملے۔ انتخاب بیلٹ کے ذریعہ ہوا۔ ملک برکت علی نے جو مسلم لیگ کو چھوڑ کر حال ہی میں کانگرس میں داخل ہوئے ہیں۔ اس امر پر زور دیا۔ کہ اس طریق پر عمل کرنے میں سخت راز داری سے کام لینا چاہیئے راجہ نریندر ناتھ صاحب نے ہاؤس کو مطلع کیا کہ بیلٹ کے متعلق ایسا طریق اختیار کیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی ممبر چاہے تو انتہائی راز داری سے کام لے سکتا ہے جو میز پر بیلٹ بکس کے قریب آ کر پرچی پر امیدوار کا نام لکھ کر جسے ووٹ دینا چاہتا ہے۔ بکس میں ڈال سکتا ہے اور اگر وہ ایسا کرنا نچاہے۔ تو اپنی جگہ پر بیٹھا ہی پرچی پر نشان لگا سکتا ہے۔ آخر ووٹنگ ہوا۔ لیکن جب ووٹ شمار کئے جا رہے تھے۔ تو کانگریس پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر گوپی چند نے صدر سے کہا۔ چونکہ بیلٹ میں انتہائی راز داری سے کام نہیں لیا گیا۔ اس لئے ہم اس کاروائی میں حصہ نہیں لینا چاہتے۔ اور واک آؤٹ کرتے ہیں چنانچہ ۳۷ ارکان اٹھ کر باہر چلے گئے۔ اس مظاہرہ کے متعلق سوائے اسکے کیا کہا جا سکتا ہے کہ یہ احساس ناکامی کو چھپانے کی ایک آخری کوشش کی گئی مگر اس سے بھی بڑھ کر اپنی خفت پر پردہ ڈالنے کی کوشش ڈپٹی سپیکر شپ کے احراری امیدوار مسٹر مظہر علی نے کی۔ جب سپیکر کا انتخاب عمل میں آ چکا۔ اور آنریبل سر شہاب الدین کرسی صدارت پر متمکن ہو گئے تو۔ انہوں نے ڈپٹی سپیکر کا انتخاب کا اعلان کیا۔ اس ضمن میں آپ نے دو امیدواروں سردار دسوندھا سنگھ اور مسٹر مظہر علی کے نام لئے مگر ساتھ ہی کہا مسٹر مظہر علی کی طرف سے مجھے پیغام موصول ہوا ہے۔ کہ چونکہ بیلٹ کے سلسلہ میں وہ راز داری کے طریقوں سے مطمئن نہیں۔ اس لئے اپنا نام واپس لیتے ہیں۔ آنریبل میاں عبدالحی وزیر تعلیم نے کہا سٹینڈنگ آرڈر کے تابع نام واپس نہیں لیا جا سکتا مگر آنریبل صدر نے فراخدلی سے کام لیتے ہوئے مسٹر مظہر علی کو نام واپس لینے کی اجازت دے دی۔ اور انہوں نے غنیمت سمجھا کہ یہ اجازت مل گئی۔

اگرچہ ڈاکٹر کچلو کی کامیابی کی بھی کوئی امید نہ تھی۔ مگر جب انہوں نے ایک دفعہ ارادہ کر لیا۔ تو مردانہ وار آخر وقت تک اس پر قائم تو رہے۔ لیکن مسٹر مظہر علی کے لئے تو یہ سمجھنے کی کوئی بھی وجہ نہیں تھی۔ کہ کوئی ووٹ انہیں مل سکے گا۔ تاہم وہ بڑے طمطراق سے کھڑے ہو گئے۔ مگر اپنے متعلق دوسروں کا فیصلہ سننے کی تاب نہ لا کر انہوں نے خود ہی اپنا فیصلہ کر لیا۔ گویا ان کی مثال بعینہ اس بزدل کی سی ہے۔ جو میدان جنگ میں لڑنے کے لئے جائے۔ لیکن جان جانے کے خوف سے وہاں سے بھاگ کھڑا ہو۔ اور پھر اپنے ہاتھوں اپنا خاتمہ کرے۔ یہ ہے احرار کے جنرل سکرٹری۔ اور شیر اسلام کی حقیقت

بٹالہ میں مذہبی کانفرنس

آریہ سماج بٹالہ نے ۷ اپریل کو ایک مذہبی کانفرنس کا انتظام کیا۔ ۳ بجے بعد دوپہر یہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں سکھ، شیعہ، سناتنی، آریہ، رادھا سوامی اور احمدی نمائندہ نے "میرا مذہب مجھے کیوں پیارا ہے" کے موضوع پر لیکچر دئے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے آدھ گھنٹہ تک تقریر کی۔ ہندوؤں سے بھی اس تقریر کی تعریف کی۔ قادیان سے بھی بعض دوست لیکچر سننے کے لئے تشریف لے گئے تھے (نامہ نگار)

53

پنجاب اسمبلی میں گورنر پنجاب کی پہلی تقریر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وزراء سے پورا تعاون کرنے اور انہیں پوری امداد دینے کا اعلان

۸ اپریل ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب نے پنجاب اسمبلی کے ارکان کے روبرو ایک طویل تقریر کی۔ جس میں کانگرسی ممبر شریک نہ ہوئے۔ ہز ایکسی لینسی نے تقریر کے شروع میں منتخب ارکان کو مبارکباد دی۔ انتخابات کے انتظامات کرنے والے سرکاری افسروں کے کام کی تعریف کی۔ اس کے بعد صدر اسمبلی کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے فرمایا۔

صدر اسمبلی سے خطاب

میں آپ کو سپیکر کے ذمہ دار اور ذی وقار عہدہ کے لئے منتخب ہونے پر مبارک باد دیتا ہوں۔ آپ کے فرائض بہت اہم ہونگے۔ کیونکہ آپ کو اعلیٰ روایات قائم رکھنی ہوں گی۔ اور اس لئے بھی کہ ایسے ممبروں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جنہیں پارلیمنٹری دستور و قواعد سے پہلی مرتبہ واسطہ پڑا ہے۔ لیکن اس ملک کے باشندوں کی اس طبعی فراست سے جو انہیں پارلیمنٹری امور میں حاصل ہے۔ اور جس کا اظہار ۱۹۲۱ء کی اصلاحات تک نہ ہو سکا تھا۔ آپ کو کافی امداد ملے گی مجھے توقع ہے کہ اس اصول کو عالمگیر طور پر تسلیم کیا جائے گا۔ کہ ہاؤس کی عزت اور وقار ہر ایک ممبر کی عزت اور وقار ہے۔ اور اس کے حقوق و مراعات اور روایات کا تحفظ صرف ایک پارٹی کا نہیں بلکہ تمام پارٹیوں کا فرض ہے

مخالف پارٹی کیسی ہو

ہاؤس کے سب ممبروں کا ہم خیال اور ہم آہنگ ہونا نہ صرف دستوری حکومت کے نظریئے کے بالکل برعکس بلکہ عملی صورت میں خود دستوری حکومت کے لئے مہلک ہوگا۔ عوام کی بہتری اور بہبودی کے لئے کام کرنے والوں میں طریقوں اور پروگرام کے متعلق اختلاف رائے ہونا ضروری ہے۔ ایک زندہ اور سرگرم مخالف پارٹی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ وقت کی گورنمنٹ جو تجاویز پیش کرے گی۔ اس پر نقد و تبصرہ کی تیز روشنی ڈالی جائے گی۔ ہر نظریئے کی نمائندگی ہو گی۔ اور پبلک مفاد کے منافی تجاویز شدید مقابلے کے بغیر اختیار نہ کی جا سکے گی۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ ہاؤس نقد و تبصرہ کی جائے عدل اور بیرونی دنیا کی توجہ کا مرکز بن جائے برطانوی آئین کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ مخالف پارٹی کا کام بھی اسی قدر اہم ہے۔ جس قدر گورنمنٹ کا۔ اور یہ کہ اگر مخالف پارٹی نہ ہو تو جمہوریت نہیں ہو سکتی یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ انگلستان میں مخالف پارٹی کو ہز میجسٹی کی اپوزیشن کہا جاتا ہے۔ اس امر کے علم سے غیر ذمہ داری کا احساس مفقود ہو جاتا ہے۔ پارٹی گورنمنٹ سسٹم کے ماتحت ایک دن مخالف پارٹی کو بھی وزارت قائم کرنی پڑتی ہے اس لئے ایک روشن دماغ مخالف پارٹی کا طرز عمل ہمیشہ محض تخریبی نہیں ہوتا بجٹ کے دوران میں ہاؤس میں زبردست چوٹوں کا تبادلہ ہوگا۔ مگر اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اس دوران میں کوئی نازیبا بات نہ ہو۔ اور یہ دستور جاری رہنا چاہیئے کہ سیاسی اختلافات کی بنا پر مختلف اصحاب کے جو مخالف نظر رکھتے ہیں۔ مجلسی اور دوستانہ تعلقات خراب نہ ہوں۔ جہاں تک میرا تعلق ہے۔ میرا یہی طریقہ رہا ہے۔ کہ اگر مجلس قانون ساز کا کوئی ممبر مجھ سے ملنا چاہے۔ تو آسانی سے مل سکتا ہے اور میں اب بھی یہ دستور جاری رکھوں گا۔

وزارت کی مضبوطی کا انحصار

پرانے آئین سے نئے آئین میں تبدیلی اس قدر عظیم ہے۔ کہ اس کی پیچیدگیوں کا مکمل پتہ لگانے کے لئے عرصہ درکار ہوگا۔ اگر ہم یہ سمجھ لیں۔ کہ ذمہ داری اور اعتماد کے اصولوں پر آئین کے چلنے کا انحصار ہے۔ تو نئی پیچیدگیاں حل ہو سکتی ہیں۔ اپنے ووٹروں کے اعتماد کی وجہ سے ہر ممبر نے نشست حاصل کی ہے اور لیجسلیٹو کے اعتماد پر وزارت کے قیام اور استحکام کا انحصار ہے۔ جب تک اسے یہ اعتماد حاصل ہے۔ تب تک آئینی حدود کے اندر اسے گورنر کا اعتماد اور حمایت کا حق حاصل ہے۔ اور میں بلا شک و شبہ یہ امر بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میرے وزراء کو مکمل طور پر میرا تعاون اور اعتماد حاصل ہو گا۔ اسی طرح گورنر بھی آئین کے ماتحت ان کے اعتماد کا مستحق ہے۔ اگر ہم سب اس شاہراہ پر اپنی توجہ مرکوز رکھیں تو ہم میں سے کوئی بھول کر بھی کوئی غلط قدم نہ اٹھا سکے گا۔

ذمہ داریاں

دوسرا اصول ذمہ داری کا ہے۔ ہر ایک ممبر اپنے رائے دہندوں کے آگے ذمہ دار ہے۔ مجلس وزراء مجلس وضع قوانین کے آگے ذمہ دار ہے۔ اور مجلس وزراء میں ہر ایک وزیر باقی وزیروں کے آگے ذمہ دار ہے۔ اور اس کے بعد وزیروں کی اہم ترین اور نازک ترین ذمہ داری ایک ایسے ملک میں نظم و نسق کے متعلق ہے۔ جہاں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس ملک میں دنیا بھر کے دیگر ممالک کے مقابلے میں دلیری، جرأت اور فوری کارروائی کی اشد ضرورت ہے اس ملک میں اور ملکوں کی نسبت تامل اور کمزوری کی سزا زیادہ ہے۔ اور اس کے بعد گورنر کی ذمہ داریاں ہیں جو پارلیمنٹ اور ملک معظم کی طرف سے جاری کردہ بیاض ہدایات کی رو سے اس پر عاید ہیں۔ یہ ایسی ذمہ داریاں ہیں۔ جن سے گورنر ہرگز ہرگز سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ گورنر کا اولیں اور اہم ترین فرض ہے۔ کہ اپنی ذمہ داریوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے وہ اپنے وزیروں کے مشورے پر چلے۔ اور ان ذمہ داریوں کو جو اس کی نہیں ہیں۔ قبول کئے بغیر اسے ملک معظم کی طرف سے ہدایت ہے کہ وہ اپنے اختیارات کے استعمال میں محتاط رہے۔ اور اس طرح ان کو استعمال کرے کہ مجلس وزراء ہر بات میں اس پر انحصار نہ رکھے۔ گورنر کا یہ اولیں فرض ہوگا کہ وہ اپنے وزیروں کے احساس ذمہ داری کو ترقی دے۔ میں یہ فرض سر انجام دینے میں کبھی کوتاہی نہیں کروں گا۔ اور جسے سر انجام دینے میں میں ان کے فرائض کے بارگراں کو اٹھانے کے متعلق عزم صمیم کا ہم آہنگ ہوں

مستقبل غیر یقینی ہے

کوئی شخص مستقبل کے متعلق حتمی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا ایسا وقت بھی آ سکتا ہے کہ گورنر وہ ذمہ داریاں اختیار کرنے پر مجبور ہو جائے۔ جن کا بار وقت کی گورنمنٹ اٹھانے کے ناقابل ہو۔ رضامند نہ ہو یا ایسا موقعہ پیدا ہو جائے کہ گورنر خاص مفادات یا جماعتوں کو تحفظ دینے کے لئے مجبور ہو جائے جس کے وہ قانونی طور پر مستحق ہیں لیکن انہیں حاصل نہ ہو۔ مگر میں اتنا جانتا ہوں۔ کہ تھوڑا عرصہ جو میرے عہد میں باقی ہے۔ اس کے دوران میں میری اور میرے وزراء کی یہی کوشش ہوگی کہ ایسا موقعہ پیدا نہ ہونے پائے۔ میرا انتظامی تجربہ میری تائید اور میرا علم میرے وزراء کی خدمت کے لئے وقف ہوگا۔ میرا اعتماد انہیں اور ان کا اعتماد مجھے حاصل ہوگا۔ میرے خیال میں ہم سب کی ذمہ داری مشترکہ ہے۔ صوبہ کی نیک نامی اور ہم میں سے ہر ایک کی نیک نامی خطرے میں ہے۔ اگر ہم اس راہ سے بھٹک گئے۔ تو سب کی بدنامی ہوگی جہاں تک ممکن ہے۔ میں ہمدردی تعاون اور فراست کی سپرٹ میں وزراء کی مدد کروں گا۔ ایک سال بعد جب میرا عہدہ ختم ہونے کا وقت آئیگا تو اس وقت مجھے یہ جان کر خوشی اور فخر ہوگا۔ کہ پنجاب ذمہ دار گورنمنٹ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راستہ پر خوش اسلوبی سے ترقی کر رہا ہے اور منزل مقصود کی طرف گامزن ہے مجھے یقین ہے۔ کہ مجھے اس مسرت سے محروم نہیں رکھا جائے گا۔

اسمبلی کا اجلاس کیوں بلایا گیا؟

لیجسلیچر کا اجلاس اس لئے بلایا گیا ہے کہ میرے وزراء اسمبلی میں بعض ایسے معاملات پیش کر سکیں جن کا آئین کے نفاذ سے پیشتر طے پانا ضروری ہے ہاؤس کو تین بل پاس کرنے کے لئے کہا جائے گا۔ اول میرے وزراء کی تنخواہیں مقرر کرنا۔ دوم سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کی تنخواہیں مقرر کرنا اور تیسرے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۲۹۹ (۱) (۱) میں ترمیم کرنا بصورت دیگر اس دفعہ کے تابع بعض سرکاری عہدہ دار اس ہاؤس کے لئے امیدوار کھڑے نہ ہو سکیں گے۔ اور جہاں تک موجودہ ممبروں کا تعلق ہے پارلیمنٹری سکرٹریوں کے تقرر کے وقت ہاؤس سے ان کے معاوضہ کے لئے منظوری حاصل نہ کی جا سکے گی۔ اسمبلی سے میری درخواست ہے کہ وہ ان تینوں امور پر خاص توجہ سے غور کرے۔ ہاؤس کو پبلک اکاؤنٹس کی کمیٹی کے ممبر منتخب کرنے کے لئے کہا جائیگا۔ اس وقت گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت اس سلسلہ میں کارروائی کے متعلق قواعد وہی ہیں۔ جو پنجاب کونسل کے زمانہ میں نافذ تھے۔ ان میں میں نے کچھ ترامیم کی ہیں۔ جو میں ضروری سمجھتا تھا اور یہ اس وقت تک ہیں جب تک کہ اسمبلی اپنے قواعد مرتب نہیں کرے گی اس مطلب کے لئے آپ کو کمیٹی منتخب کرنی پڑے گی۔ جو ایسے قواعد مرتب کرے اور اگلے سیشن میں پیش کرے۔ اسمبلی کے ممبروں کے لئے الاؤنس کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی۔

مجلس وزارت کا پروگرام

میرے وزراء نے اپنے اس ارادے کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ جمہور کے نقطہ نگاہ سے دو ضروری مسئلوں کے متعلق بغیر کسی توقف کے کام شروع کر دیں۔ ان میں پہلا مسئلہ بے روزگاری کا ہے دوسرا مسئلہ یہ ہے۔ کہ مالی وسائل پر اس نظر سے غور کیا جائے۔ کہ غریب طبقوں کو امداد ملے۔ نیز حکومت کے رفاہی پروگرام کو صوبے کی فلاح و بہبود کے لئے پھیلایا اور بڑھایا جا سکے۔

میرے وزراء کا ارادہ یہ ہے کہ ان کاموں کے لئے کمیٹیاں بنا دیں۔ اور میری دلی خواہش ہے۔ کہ ان کے غور و فکر سے جلد اچھا نتیجہ برآمد ہو فی الحال میرا ارادہ یہ ہے۔ کہ جون کے تیسرے ہفتہ کے قریب اسمبلی کا اجلاس شملہ میں بلاؤں۔ جب کہ میرے وزراء اس سال کے لئے اپنی مالی تجاویز پیش کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اس دوران میں اپنے عارضی اختیارات سے فائدہ اٹھا کر میں نظم و نسق کے مصارف کے لئے ضروری رقوم کی منظوری دے دوں گا لیکن میں اپنے وزراء کے مشورے سے ہر اس منظوری سے محترز ہونگا جسے قانون ساز مجلس کے روبرو پیش کرنے تک ملتوی کرنا ممکن ہوگا۔

کامیابی کا حقیقی معیار

موجودہ اجلاس صرف ضروری اور رسمی کام کے لئے ہے۔ لیکن اس نے تغیر کو مکمل کر دیا ہے۔ پرانا دستور ختم ہو گیا ہے۔ اور نیا معرض نفاذ میں آگیا ہے۔ اس صوبے میں ہم لوگوں کو یقین ہے۔ کہ دستور پر کامیابی کے ساتھ عمل کیا جا سکتا ہے۔ اور کیا جائیگا لیکن ہم سب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہماری کامیابی کا حقیقی معیار اور پیمانہ جمہور کی خوشی اور اطمینان ہے۔ اور ہماری نیک نامی یا بدنامی کا انحصار اس مقصد میں کامیابی یا ناکامی پر ہے۔ "ہدایات" میں میرا فرض یہ قرار دیا گیا ہے کہ نظم و نسق کی اچھائی کا پیمانہ قائم رکھنے کے لئے حتی الامکان کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھوں۔ ان تمام وسائل کو ترقی دوں۔ جو اخلاقی، معاشرتی اور اقتصادی بہتری کے لئے مفید ہوں اور آبادی کے تمام طبقات کو عوام کی خدمت اور صوبے کی حکومت میں حصہ لینے کے قابل بنائیں۔ میرا یہ بھی فرض ہے کہ تمام جماعتوں اور فرقوں میں تعاون اور خیر سگالی کی روح پیدا کروں۔ اور انہیں ایک دوسرے کے مذہبی عقاید و جذبات کے احترام کا پابند بناؤں۔ یہ امور حکمرانی کے بنیادی اصول میں داخل ہیں۔ اور ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ انہیں قبول کرے میں خود اور میرے وزراء ان اصولوں پر عمل پیرائی میں کوئی کوتاہی روا نہیں رکھیں گے۔ میں آپ سے بھی درخواست کرتا ہوں۔ کہ پارٹیوں کے اختلافات سے قطع نظر کرتے ہوئے ان اصولوں کو اپنا نصب العین بنالیں۔ تاکہ ہم خدا کے فضل سے پنجاب کے باشندوں کو جن کی خدمت ہمارے فرائض میں داخل ہے۔ اور ہمارے لئے اعزاز کا باعث ہے۔ اتحاد خوشحالی اور اطمینان کے بہارستان میں پہنچا دیں۔

مبارک

سرمہ زنگاری

یہ وہ مبارک سرمہ ہے۔ جس کو علامہ دہر حضور مغفور استاذی المکرم قبلہ امام طبیب شاہی نور الدین اعظم نے پہلے پہل تیار کیا یعنی حضور نے طب کا آغاز اسی سے کیا فرماتے تھے۔ کہ میں نے اس سرمہ کو تیار کر کے مسجد کے نمازی لوگوں کی آنکھوں میں ڈالا۔ نہایت ہی مفید و بابرکت ثابت ہوا۔ اور یہی سرمہ میری طب کا اشتہار بنا اس کے استعمال سے امید سے بڑھ کر فائدہ حاصل ہوا۔ یہ سرمہ ایسا اکسیر ثابت ہوا کہ جس مریض کو استعمال کرایا وہی شفایاب ہوا۔ اس بابرکت سرمہ کا استعمال ان بیماریوں کا تریاقیہ علاج ہے۔ ککرے۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ ناخونہ۔ جنبل۔ یعنی آنکھوں میں سرخ ڈورے ہونا۔ سلاق۔ یعنی آنکھوں کی پلکیں سرخ و موٹی ہو کر بال گر جانا اور پانی بہتے رہنا۔ آنکھوں کے گرد پانی سے زخم ہونا۔ پلکیں گل جانا۔ گرہا بگنی کا ہونا۔ آنکھوں کا پھڑکنا۔ وغیرہ وغیرہ میں یہ از حد مفید ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک۔ المشتہر:۔ خاکسار: حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

تریاق ذیابیطس

اس کی شناخت یہ ہے۔ پیشاب کا بار بار سفید رنگ زیادہ مقدار میں آنا۔ پیاس زیادہ لگنا۔ پیشاب میں شکر آنا۔ پیشاب پر چیونٹیاں۔ مچھر۔ مکھیاں جمع ہونا۔ وغیرہ اس سے گردوں اور مثانہ و دیگر اعضاء رئیسہ کی چربی پگھل پگھل کر بذریعہ پیشاب خارج ہوتی رہتی ہے۔ جس سے بدن میں کمزوری و نقاہت ترقی کرتی جاتی ہے طبیعت مضمحل پژمردہ رہتی ہے۔ سانس پھولتا ہے۔ چلنا پھرنا محال ہو جاتا ہے۔ کوئی غذا جزو بدن نہیں ہوتی جسم لاغر ہو جاتا ہے۔ اعضاء رئیسہ و شریفہ کمزور ہو کر بیکار رہ جاتے ہیں۔ وغیرہ اس موذی بیماری کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق ذیابیطس اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا نیا و پرانا ذیابیطس جاتا رہتا ہے یکصد گولیوں کی قیمت تین روپے اس کے ساتھ اگر کشتہ طلاء نمبر خاص یا ہماری ذیابیطس ٹانک پلز کا استعمال رکھا جاوے۔ تو سونے پر سہاگہ کی مثال صادق آتی ہے۔ کمزوری گھٹے گی طاقت بڑھیگی خدا کا فضل شامل حال ہوگا۔ کشتہ طلاء ایک ماہ کی خوراک صرف ۲۵ روپیہ۔ ذیابیطس ٹانک پلز ایک ماہ کی خوراک ۶ر۔ المشتہر:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ دواخانہ معین الصحت۔ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

حبوب عنبری (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں۔ عنبر۔ مشک۔ موتی۔ زعفران اور دیگر قیمتی اجزا سے مرکب ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ چکے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق۔ حافظہ کمزور۔ اعضائے رئیسہ سرد پڑ چکے ہوں کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے جائز حاجتمند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے ۱۵؏

حب مفید النسا

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کمر درد۔ کولھوں کا درد۔ متلی قے چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن اولاد کا نہ ہونا۔ وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک عہ/

مفرح مروارید عنبری

یہ ان قیمتی اجزا سے مرکب ہے۔ موتی یاقوت زمرد زہرمہرہ خطائی عنبر اشہب کستوری نیپالی کشتہ عقیق کشتہ مرجان کشتہ یشب زعفران وغیرہ یہ بے نظیر مرکب دل دماغ جگر کو طاقت دیتی ہے۔ حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ خفقان نسیان کی دشمن ہے۔ خون کی کمی۔ سر کے چکروں کو دور کرتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا کرتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کیلئے اکسیر صفت ہے۔ دل کو قوی بدن کو موٹا چہرہ کو بارونق بناتی ہے۔ ایسی مستورات جن کا دل دھڑکتا ہو۔ رحم کمزور ہو۔ ضعف جگر ہو۔ اسقاط حمل یا اٹھرا کی شکایت ہو۔ ان کے لئے مسیحائی اثر رکھتی ہے۔ ایام ماہواری کی کمی بیشی کو اصلی حالت پر لاتی ہے۔ بوڑھے جوان مرد عورت سب کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ پانچ تولہ تین روپے بارہ آنہ

تریاق معدہ و امعا

یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت کافور ہوتی ہے درد شکم اپھارہ۔ بدہضمی گڑگڑاہٹ کھٹے ڈکار۔ متلی قے بار بار پاخانہ آنا۔ اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ ہر موسم میں اس کی ضرورت رہتی ہے۔ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے:

قیمت دو اونس کی شیشی بارہ آنے علاوہ محصول

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نور الدین اعظم اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محلہ دارالرحمت میں بعض بہت اچھے موقع کے قطعات قابل فروخت

اس وقت اس محلہ کے شروع کے بلاکوں میں چند قطعات قابل فروخت ہیں۔ جو مسجد محلہ۔ مسجد اقصےٰ۔ مسجد مبارک۔ ڈاکخانہ بڑے بازار ہسپتال اور نصرت گرلز ہائی سکول و کالج کے بہت قریب واقع ہیں۔ ان کے محل وقوع اور شکل کو واضح کرنے کے لئے ذیل میں اس محلہ کا نقشہ دیا جاتا ہے۔ جس میں تعمیر شدہ قطعات کا نشان × دیا گیا ہے۔ اس نقشہ کا پیمانہ ۳۰۰ فٹ فی انچ ہے۔ اور چند قطعات کو چھوڑ کر جن کی شکلیں مختلف ہیں۔ باقی ہر قطعہ کی شرقی اور غربی حدیں ۶۰-۶۰ فٹ کی ہیں۔ اور شمالی اور جنوبی حدیں ۷۵-۷۵ فٹ کی اور ایسا ہر قطعہ ایک ایک کنال کا ہے۔ ایسے ہر قطعہ کے دو طرف راستہ ہے۔ ایک شمال یا جنوب میں اور ایک شرقی یا غربی جانب ان راستوں میں سے ترتیب وار ایک بیس فٹ کا آتا ہے۔ اور دوسرا دس فٹ کا۔ اسوقت جو قطعات قابل فروخت ہیں وہ مع نرخ حسب ذیل ہیں:- (۱) بلاک ۱ قطعات ۱۸، ۲۰، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۶، ۲۹، ۳۰ فی مرلہ ۳/۵ (۲) بلاک ۱ قطعہ ۲۱ ۳/۵ فی مرلہ (۳) بلاک ۱ قطعہ ۳۲ ۵ فی مرلہ (۴) بلاک ۳ قطعات ۳۴، ۳۶، ۳۹ ۵ فی مرلہ (۵) بلاک ۴ قطعات ۳۷، ۳۸ ۲/۵ فی مرلہ

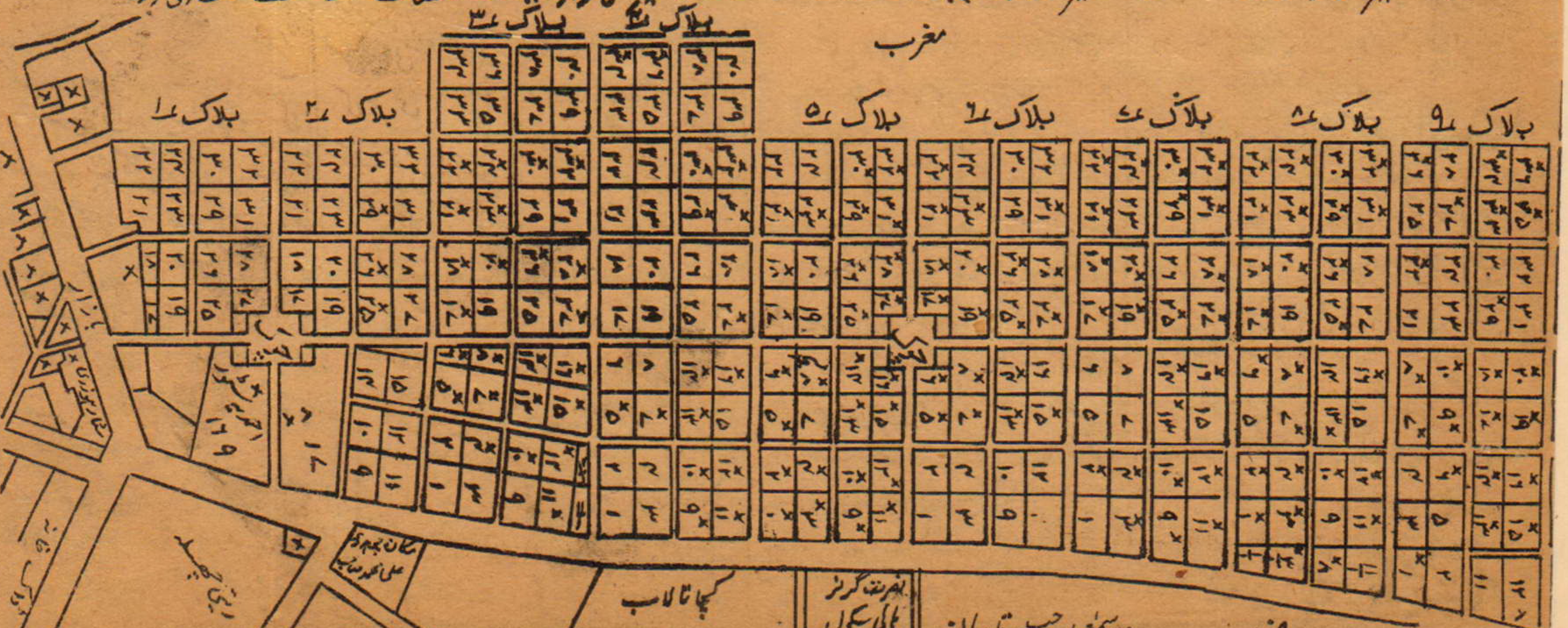

خاکسار۔ محمد احمد مولوی فاضل (پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب) قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۷ اپریل - آج وزارتی پارٹی کا ایک اجلاس پارٹی کے لیڈر کی صدارت میں منعقد ہوا - جن میں ان تحریکات التوا پر غور کیا گیا - جنہیں اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں پیش کرنے کے لئے دیا گیا ہے - نیز ایک کمیٹی قائم کی گئی - جو صوبہ کی اسمبلی کے اندر اور اس سے باہر پارٹی کی کارروائی کے لئے دستور وضع ضوابط مرتب کرے -

میڈرڈ ۷ اپریل - شہر درانگو پر باغی طیاروں نے زبردست بمباری کی - شہر کی عظیم الشان عمارتیں بمباری کی وجہ سے تودہ خاک بن گئی ہیں - اور سینکڑوں آدمی ہلاک ہو گئے ہیں -

دہلی ۷ اپریل - آثار سے ظاہر ہو رہا ہے - کہ گاندھی جی اور وائسرائے ہند کے درمیان ملاقات کے امکانات زیادہ مضبوط ہوتے جا رہے ہیں - برطانوی مدبرین حکومت پر زور دے رہے ہیں کہ کانگرس سے مصالحت کی جائے معلوم ہوا ہے - کہ گاندھی جی شملہ میں وائسرائے سے ملاقات کریں گے - اگر ملاقات کے نتائج تسلی بخش نہ ہوئے - تو سیاسی رہنماؤں کو گرفتار کر لیا جائے گا - اور آئین جدید کو چلانے کے لئے آرڈی نینس جاری کیا جائے گا -

طہران ۷ اپریل معلوم ہوا ہے کہ مصطفیٰ کمال پاشا عنقریب ایران آ رہے ہیں - چنانچہ طہران میں ان کے استقبال کے لئے وسیع پیمانہ پر تیاریاں شروع ہو گئی ہیں - اور کمیٹی مقرر کی گئی ہے - جو استقبال کا انتظام کرے گی -

لاہور ۷ اپریل - کل صبح پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں ترمیم پیش کی جائے گی - کہ چیف منسٹر کا "پرائم منسٹر" نام رکھا جائے -

شیلانگ ۷ اپریل - خان بہادر کرامت علی کے مقابلہ میں مسٹر بسنت کمار داس آسام اسمبلی کے سپیکر منتخب ہو گئے ہیں -

کلکتہ ۷ اپریل - آج بنگال اسمبلی کا پہلا اجلاس لیڈر ریورینڈ گروپ کی صدارت میں سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے انتخاب کے لئے منعقد ہوا - مسٹر رائے کے مقابلہ میں خان بہادر عزیز الحق سپیکر منتخب ہو گئے - مسٹر رائے نے ۸۱ آراء اور خان بہادر عزیز الحق نے ۱۵۹ آراء حاصل کیں -

بنوں ۷ اپریل - رزمک کے فوجی افسروں نے قلیوں اور ارد گرد کے لوگوں کو وہاں سے دو گھنٹہ کے اندر اندر چلے جانے کا حکم دیا ہے - بنگل کو جو لاریاں سواریاں لے کر جا رہی تھیں - انہیں میرعلی کی سرحد پار کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے - وزیرستان کی صورت حالات میں ابھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی پٹھانوں کی سرگرمیاں ہنوز جاری ہیں - ۵ اپریل کو توری خیل کے نزدیک ڈاک کے تھیلے لوٹ لئے گئے -

الہ آباد ۷ اپریل - بعض حلقوں کا خیال ہے - کہ سر تیج بہادر سپرو کو کسی صوبہ کا گورنر بنایا جائے گا - یہ بھی کہا جاتا ہے - کہ گورنمنٹ مسٹر جیکار کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں فیڈرل کورٹ کا جج بنا دے گی

لنڈن ۷ اپریل - "ڈیلی ٹیلیگراف" لکھتا ہے - کہ مسئلہ اسکندرونہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے مصطفیٰ کمال صدر جمہوریہ ترکیہ نے کہا فلسطین کی تحریک استقلال اور ممالک عربیہ کا اتحاد میرے لئے مسرت کا موجب ہے - میں اسلامی ممالک کو ایک محاذ پر دیکھنے کا خواہشمند ہوں - اسکندرونہ کی آزادی پر شامی عربوں کے مظاہروں پر مجھے ہنسی آتی ہے - کہ یہ لوگ اغیار کے دام فریب میں آ کر ایک اسلامی سلطنت کے خلاف مظاہرے کر رہے ہیں - مزید کہا - کہ عراق - حجاز - شرق الاردن فلسطین اور شام کی آزادی اسلامی دنیا کے لئے مسرت افزا پیغام ثابت ہو گی لیکن فلسطین اور شام کامل طور پر اسی صورت میں آزاد ہو سکتے ہیں کہ وہ آزاد اسلامی حکومتوں سے برادرانہ تعلقات قائم رکھیں -

لاہور ۷ اپریل - کل پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں وزراء کی تنخواہوں کے بل پر بحث ہو گی - حکومت کی طرف سے جو بل پیش کیا جا رہا ہے - اس میں وزیر اعظم کے لئے بیالیس ہزار تنخواہ اور اس کے علاوہ چھ ہزار روپیہ سالانہ بطور کرایہ مکان تجویز کیا گیا ہے - دوسرے ہر ایک وزیر کے لئے چھتیس ہزار روپے سالانہ تنخواہ اور چھتیس سو روپیہ کرایہ مکان تجویز کیا گیا ہے - مخالف پارٹی کی طرف سے ان رقوم میں تخفیف کا نوٹس دیا گیا ہے

مدراس ۷ اپریل - ایک اطلاع مظہر ہے - کہ مسٹر راجگوپال آچاریہ نے مدراس میں عارضی وزارت کے قیام کے متعلق مدراس کے دکلاء کی مجلس سے اس کی آئینی حیثیت دریافت کی تھی بیان کیا جاتا ہے - کہ مجلس نے رائے ظاہر کی ہے - کہ بحیثیت جماعت اس مسئلہ پر خیالات کا اظہار کرنا اس مجلس کے خیطہ اختیار سے باہر ہے -

لاہور ۷ اپریل معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کا اجلاس شملہ میں ماہ جون کے وسط میں شروع ہو گا - اور تقریباً ایک ماہ تک جاری رہے گا -

نئی دہلی ۷ اپریل - آج کونسل آف سٹیٹ نے بھی آریہ شادی بل کو منظور کر لیا -

لاہور ۷ اپریل معلوم ہوا ہے مولوی عبد القادر قصوری اتحاد ملت سے مستعفی ہو کر پھر کانگرس میں شامل ہو گئے ہیں -

لنڈن ۷ اپریل - کل دار العوام کے اجلاس میں مسٹر مارگن جونز ممبر پارلیمنٹ نے وزیر ہند سے مطالبہ کیا کہ وہ اس امر کا یقین دلائیں - کہ وائسرائے ہند اس امر کی کوشش کریں گے - کہ کانگرس کی اکثریت والے چھ صوبوں میں آئینی تعطل کی روک تھام کے لئے کانگرسی رہنماؤں اور صوبائی گورنروں کے درمیان مصالحت کی کوئی راہ نکل آئے - مسٹر بٹلر نے جواب دیا - کہ وائسرائے نے اس معاملہ پر اچھی طرح سے غور کیا تھا - مسٹر لینسبری نے تجویز پیش کی - کہ چونکہ صوبائی گورنروں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے - اور اس امر کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے - کہ وائسرائے ہند صوبائی گورنروں کے نام ہدایات جاری کریں - کہ وہ کانگرس لیڈروں سے از خود مشورہ کریں - مسٹر بٹلر نے جواب دیا کہ اگر لیڈروں کی طرف سے درخواست کی جائے - تو وائسرائے ہند اس امر پر غور کریں گے - مسٹر لینسبری نے کہا - کہ ہندوستان کا آئینی حاکم ہونے کی حیثیت سے وائسرائے کی طرف سے کانگرسی رہنماؤں کو دعوت دی جائے تو زیادہ اچھا ہو گا - اور ہندوستان کی فضا پر اس کا اچھا اثر پڑے گا -

پٹنہ ۷ اپریل معلوم ہوا ہے کہ صوبہ بہار میں سر سلطان احمد کو ایڈووکیٹ جنرل مقرر کیا گیا ہے - سر سلطان احمد ۱۰ اپریل سے آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب ریلویز اینڈ کامرس ممبر کی جگہ جو امپیریل کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے انگلستان تشریف لے جا رہے ہیں - عارضی طور پر کامرس ممبر کے فرائض سر انجام دیں گے اور اس کے بعد ایڈووکیٹ جنرل کے عہدہ کا چارج لیں گے -

لاہور ۷ اپریل - کوٹ بھائی تھان سنگھ کے فسادات کے سلسلہ میں سکھوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہاں سکھ جتھے بھیجے جائیں - چنانچہ طے پایا ہے کہ ۱۱ اپریل کو ڈیڑھ سو اکالیوں کا جتھا وہاں روانہ کیا جائے -

امرتسر ۷ اپریل - گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۱۰ آنے کھانڈ دیسی ۷ روپے ۵ آنے سے ۷ روپے ۱۲ آنے تک روئی ۱۸ روپے سونا ۳۵ روپے ۱۱ اور چاندی ۵۵ روپے

عبد الحمید، (؟) ، پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی